

## 96028-عذاب والی آیت پڑھتے وقت عذاب سے اللہ کی پناہ حاصل کرنا شرعی عمل ہے۔

سوال

دوران نماز قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہوئے عذاب والی آیات پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگنے کا کیا حکم ہے؟

پسندیدہ جواب

یہ مسنون ہے کہ نماز پڑھنے والا شخص جب عذاب کی آیات پڑھے تو عذاب سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے، اور جب رحمت کی آیات پڑھے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگے، جسوراہل علم کے مطابق یہ مسنون عمل ہے، کیونکہ صحیح مسلم (772) میں سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک نماز ادا کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت البقرۃ کی تلاوت شروع کر دی، میں نے دل میں کہا: آپ 100 آیات پڑھ کر رکوع کریں گے، لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے چلے گئے، میں نے دل میں کہا: آپ ایک رکعت میں مکمل سورت پڑھیں گے، لیکن آپ نے سورت البقرۃ کے بعد سورت الناشروم شروع کر دی، پھر اسے مکمل کرنے کے بعد سورت آل عمران شروع کر دی، آپ نے اسے بھی مکمل فرمایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساری نمازوں میں ٹھہر ٹھہر کر تلاوت کی، جب آپ کسی تسبیح والی آیت کو پڑھتے تو اللہ کی تسبیح بیان کرتے، اور جب کسی مانگنے والی آیت پر گرتے تو دعا فرماتے اور جب کسی پناہ والی آیت سے گزرتے تو اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔

اس حدیث کو تمذی اور نسائی نے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے کہ: جب کسی عذاب والی آیت سے گزرتے تو رک جاتے اور عذاب سے پناہ مانگتے تھے۔

اسی طرح ابو داؤد: (873) اور نسائی میں ہے کہ: سیدنا عوف بن مالک اشجھی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ قیام اللیل میں کھڑا ہو گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت البقرۃ کی تلاوت فرمائی، آپ کسی بھی رحمت والی آیت کو پڑھتے تو رک کر رحمت کی دعا کرتے، اسی طرح جب کسی عذاب والی آیت سے گزرتے تو رک کر عذاب سے پناہ مانگتے۔ سیدنا عوف مزید کہتے ہیں کہ: پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اتنا ہی لبار کوع کیا جتنا قیام مباختا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے دوران یہ دعا پڑھی: «بَسْمَ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَنْجِبْرُوتْ وَالنَّكْرُوتْ وَالنَّجْرِيَاءَ وَالْأَنْعَمَيْهِ» اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قیام کے برابر ہی سجده کیا، اور سجدے میں بھی یہی دعا کی، اور پھر اگلی رکعت کے لیے کھڑے ہو گئے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت آل عمران کی تلاوت فرمائی، اور پھر ایک ایک سورت پڑھتے چلے گئے۔

اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ عذاب والی آیات پر رک کر عذاب سے پناہ مانگا شرعی عمل ہے۔

امام نووی رحمہ اللہ "المجموع" (3/562) میں کہتے ہیں:

"امام شافعی اور ہمارے دیگر فقہاء کرام کہتے ہیں: نماز اور غیر نماز میں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے کے لیے مسنون ہے کہ جب رحمت والی آیات پڑھے تو اللہ تعالیٰ سے رحمت مانگنے، اور جب عذاب والی آیات سے گزرے تو عذاب سے پناہ مانگنے، اسی طرح جب تسبیح کی آیات سے گزرے تو اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کرے، یا کسی مثال پر مشتمل آیت سے گزرے تو غور و فکر کرے۔"

ہمارے شافعی فقہاء کرام اس عمل کو امام، مفتی، اور اکیلیہ تمام نمازوں کے لیے جائز سمجھتے ہیں۔۔۔ یہ تمام امور نماز کے دوران اور نماز سے باہر تلاوت قرآن کرنے والے کے لیے مسحیب اعمال ہیں، چاہے نماز فرض ہو یا نفل، نمازی مفتی ہو یا امام یا اکیلیہ نماز ادا کر رہا ہو، کیونکہ یہ سب دعا میں میں اور دعا میں سب کے سب یکساں حکم رکھتے ہیں، جیسے کہ سورت فاتحہ کے بعد آمین کہنے میں سب برابر ہیں، اس مسئلے کی دلیل سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ تو یہ ہے ہماری شافعی موقف کی تفصیلات۔ جبکہ امام ابو حنیف رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: نمازوں میں رحمت اور پناہ طلب کرنے والی آیات پڑھتے ہوئے دعا کرنا مکروہ ہے۔ ہمارے شافعی موقف کے مطابق جسوراہل علماء کرام کا موقف ہے "ختم شد"

اسی طرح "کشاف القناع" (384/1) میں ہے کہ :

"فرض یا نفل نماز پڑھنے والا شخص آیتِ رحمت یا آیتِ عذاب پڑھے تو رحمت کی دعا اور عذاب سے بچنے کی دعا کر سکتا ہے۔" ختم شد  
شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے سوال پوچھا گیا:

"بھری نماز میں امام جس وقت قراءت کر رہا ہو تو امام سے تعود، یا تسبیح یا آمین کہنے کا تقاضا کرنے والی آیات سننے پر سجان اللہ کتنا، یا اعوذ باللہ کہنا یا آمین کہنا کیسا عمل ہے؟"

تو انہوں نے جواب دیا:

"ایسی آیات جن پر سجان اللہ، یا اعوذ باللہ کہنا پڑے یادعا کرنے پڑے تو ایسی آیات رات کے قیام میں پڑھنے پر قاری کے لیے مسنون ہے کہ تسبیح، یا تعود یا دعا جو بھی عمل آیت کے مناسب ہو کر لے، چنانچہ وعید والی آیات پر تعود پڑھے، اور رحمت کے تذکرے والی آیات پر دعائے۔

لیکن اگر امام کے پیچے نماز پڑھ رہا ہو تو افضل یہی ہے کہ غور سے کان لگا کر امام کی قراءت سنے، ہاں البتہ اگر امام رحمت والی آیت کے آخر میں تھوڑی دیر رکتا ہے تو مقتدری اللہ تعالیٰ سے رحمت کا سوال کر لے، یا پھر اگر آیت وعید والی ہے تو تعود پڑھ لے، اور اگر اللہ تعالیٰ کی عظمت بیان کرنے والی آیت ہو تو تسبیح کر لے۔ لیکن اگر امام آیت کے مکمل ہونے پر توقف نہ کرے بلکہ اپنی قراءت جاری رکھے تو مجھے خدشہ ہے کہ ایسی وقتی دعاؤں میں مشغول ہونے سے وہ شخص امام کی تلاوت کو سننے سے مشغول ہو جائے گا حالانکہ جس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کے بارے میں سنا کہ وہ بھری نمازوں میں امام کے پیچے خود بھی تلاوت کرتے ہیں تو فرمادیا تھا: (تم صرف سورت فاتحہ ہی پڑھا کرو؛ کیونکہ جس نے سورت فاتحہ نہیں پڑھی اس کی کوئی نمازی ہی نہیں)۔" انتہی  
ماخوذ از: فتاویٰ نور علی الدرب

تاہم کچھ اہل علم نے اس عمل کو محض نفل نماز میں مسح قرار دیا ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ عمل صرف نفل نماز میں منقول ہوا ہے، تاہم اگر کوئی فرض نماز میں بھی یہ عمل کرتا ہے تو جائز ہے، لیکن یہ مسنون نہیں ہے۔

اور کچھ اہل علم نے فرض اور نفل بردونمازوں میں اس عمل کی اجازت دی ہے۔

واللہ اعلم